20959-کیا اپنے ساتھ کام کرنے والے جب وہ شراب نوشی کررہے ہوں توان کے ساتھ بیٹھ جائے

سوال

میں اپنی کمپنی میں اکیلاہی ملازم ہوں اور میرا کام ایسا ہے کہ اس کے لیے اپنے ساتھ کام کرنے والوں کی معیت میں سفر کرنا پڑتا ہے یا پھر کسی فنکشن وغیرہ میں ہوتا ہوں ، میری موجودگی میں وہ بعض اوقات شراب نوشی کرتے ہیں ، توکیا میرا ان کے ساتھ رہنا گناہ اور معصیت کام نہیں حالانکہ میں نہ توشراب نوشی کرتا ہوں اور نہ ہی اپنے دین کے مخالف کوئی بھی کام ؟ اوراگرمیں ان فنکشنوں میں شریک نہیں ہوتا توہوسکتا ہے میری ملازمت پر اثرپڑے ۔

پسندیدہ جواب

اللہ تعالی نے امت مسلمہ کو بہت سارے امور معاملات کے ساتھ فضیلت عطا فرمائی ہے اوران میں سب سے اونچا کام امربالمعروف اور نہی عن المنکر ہے ، اللہ سبحانہ وتعالی نے ارشاد فرمایا ہے :

{لوگوں کے لیے تم ایک بہترین امت پیدا کی گئی ہو کہ تم نیک باتوں کا حکم کرتے اور بری باتوں سے منع کرتے اوراللہ تعالی پر ایمان رکھتے ہو}۔آل عمران (110) ۔

جس طرح کہ آپ کہتے ہیں کہ کمپنی میں اکیلے ہی مسلمان ہیں لھذا آپ پرواجب ہے کہ اپنے دینی شعار کے ساتھ عزت وشرف حاصل کریں ، اوران پر عمل پیرا ہونے کی حرص رکھتے ہوئے ان کی تطبیق کریں ، اور آپ کوئی بھی ایسا کام نہ کریں جسے دین اسلام نے منع رکھا ہے ، اس سے آپ کی عزت رفعت میں اضافہ ہوگا اور آپ اجر عظیم کے مالک بنیں گے ۔

اگرچہ آپ شراب نوشی نہیں کرتے توان کے ساتھ رہنا بذات خود ایک معصیت اور گناہ ہے ، اوراللہ تعالی نے توہمیں منکروبرائی والی جگھوں میں نہ بیٹھنے کا حکم دیا ہے ، اوراگروہاں بیٹھیں گے توبرائی کرنے والے کی طرح ہی گناہ ہوگا ۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہے :

{اوراللہ تعالی تمہارے پاس اپنی کتاب میں یہ حکم نازل فرماچکا ہے کہ تم جب کسی مجلس والوں کو اللہ تعالی کی آیتوں کے ساتھ کفراورمذاق کرتے ہوئے سنو تواس مجمع میں ان ساتھ نہ بیٹھو! جب تک کہ وہ اس کے علاوہ اورباتوں میں مشغول نہ ہوجائیں ورنہ تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو یقینا اللہ تعالی تمام کافروں کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے}۔النساء (140) ۔

اورایک مقام پر اللہ رب العزت نے کچھ اس طرح فرمایا :

{اورجب آپ ان لوگوں کو دیکھیں جوہماری آیتوں میں عیب جوئی کررہے ہیں توان لوگوں سے کنارہ کش ہوجائیں یہاں تک کہ وہ کسی اوربات میں لگ جائیں اوراگرآپ کو شیطان بھلا دے تو یاد آنے کے بعد پھر ایسے ظالموں کے ساتھ مت بیٹھیں}۔الانعام (68) ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اس طرح فرمایا ہے :

(تم میں سے جوبھی کسی برائی کودیکھے اسے چاہیے کہ وہ اسے اپنے ہاتھ سے روکے ، اگرہاتھ سے روکنے کی استطاعت نہیں رکھتا تواپنی زبان سے روکے اوراگرزبان میں برائی روکنے کی طاقت نہیں رکھتا توپھر اپنے دل سے روکے ، اوریہ کمزورترین ایمان ہے) صحیح مسلم حدیث نمبر (70) ۔

دل سے انکار اور برائی روکنا یہ ہے کہ اس برائی اور منکر کی بنا پر اسے کے دل میں ھم وغم اور پریشانی پیدا ہو، اور یہ سب لوگوں پر ہر حالت اور ہر جگہ میں فرض عین ہے اس کے ترک کرنے پر ان کا کوئی عذر قابل قبول نہیں اس لیے کہ دل پر کسی کا بھی کنٹرول نہیں اور برائی کی مجلس میں بیٹھے رہنا اس انکار کے منافی ہے ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

لھذا مومن پر ضروری ہے کہ واللہ تعالی کے بندوں کے بارہ میں اللہ تعالی سے ڈرے اور اس کے ذمہ ان لوگوں کو ھدایت دینا نہیں اور اللہ تعالی کے فرمان کا معنی بھی یہی ہے :

فرمان باری تعالی ہے :

{اے ایمان والوں اپنی فکر کرو جب تم راہ راست پر چل رہے ہو تو جو شخص گمراہ ہے اس سے تمہارا کوئی نقصان نہیں} المائدۃ (105) ۔

اھتداء کی تکمیل اس وقت ہوتی ہے جب واجب کو ادا کیا جائے، لھذا جب ایک مسلمان اپنے واجبات کی طرح امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ بھی ادا کرتا ہے تو پھر اسے کسی گمراہ شخص کی گمراہی نقصان نہیں دیتی، اور یہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کبھی تو دل کے ساتھ اور کبھی زبان اور بعض اوقات ہاتھ کے ساتھ ہوتی ہے ۔

دل کے ساتھ نہی عن المنکر کا کام کرنا ہر حال میں واجب ہے اس لیے کہ اس کے کرنے میں کسی قسم کا کوئی نقصان اور ضرر نہیں، اس طرح جو مسلمان بھی اس پر عمل پیرا نہیں ہوتا وہ مومن ہی نہیں، جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(اور یہ درجہ ایمان کا کمزور ترین حصہ ہے) ۔ مجموع الفتاوی (127/28)

یہ اور اس کے علاوہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے دستر خوان پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے جس پر شراب نوشی کی جارہی ہو ۔

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جو بھی اللہ تعالی اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ شراب نوشی کیے جانے والے دستر خوان پر نہ بیٹھے) مسند احمد حدیث نمبر (126) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے ارواء الغلیل میں صحیح قرار دیا ہے (6/7) ۔

مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (8957) اور (6992) کا جواب بھی ملاحظہ کریں ۔

اور آخر میں ہم آپ کو اللہ تعالی کا یہ فرمان یاد دلاتے ہیں اللہ تعالی نے فرمایا ہے :

{اور جو شخص اللہ تعالی سے ڈرتا ہے اللہ تعالی اس کے لیے چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے، اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہ ہو اور جو شخص اللہ تعالی پر توکل کرے گا اللہ تعالی اسے کافی ہوگا، اللہ تعالی اپنا کام پورا کر کے ہی رہے، اللہ تعالی نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے} الطلاق (2-3) ۔

تو آپ یہ منکرات اور سفر اور مجالس ترک کردیں اور اللہ تبارک وتعالی کے سے اجر و ثواب کی نیت کریں اور اگر اس عمل نے آپ کو ملازمت سے علیحدہ کردیا تو آپ کو اللہ تعالی اپنی جانب سے اجر عظیم سے نوازے گا اور اس سے بھی اچھی اور بہتر ملازمت اور رزق عطا فرمائے گا ۔

واللہ اعلم